سوال

(199) بدعت کے مختلف روپ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جناب صبح صادق جہلمی تحریر کرتے ہیں : جیسا کہ آپ ''صراط مستقیم'' کے صفحات میں بدعات پر روشنی ڈالتے رہتے ہیں اور دیکھنے میں آتا ہے کہ ہر شہر میں کئی مساجد ہیں جہاں یہ بدعات زوروں پر ہیں ۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا ان علماء کرام کو یہ بدعتیں نظر نہیں آتیں۔ اگر آتی ہیں تو قوم کو پاکستان میں اور معصوم لوگوں کو اس ملک میں یہ لوگ کیوں گمراہ کررہے ہیں ۔ اس کے پیچھے کیا مقاصد کارفرما ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے تفصیل سے جواب طلب کیا ہے اس موضوع پر ''صراط مستقیم'' میں مفصل مضامین شائع ہوچکے ہیں۔ اگر آپ اپنا پورا ایڈریس تحریر کریں تو ہم آپ کو وہ مضامین ارسال کردیں جن میں ان اسباب ووجوہ کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کی بناء پر علماء خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کی گمراہی کا ذریعہ بنتے ہیں ۔

یہاں اختصار سے چند باتیں عرض کرتے ہیں کہ علماء سوء ہر دور میں رہے ہیں۔ یہود ونصاریٰ سے لے کر مسلمانوں تک ہر دور میں ایسے علماء آپ کو نظر آئیں گے جنہوں نے دین کو بطور پیشہ اور کاروبار استعمال کیا اور اس کے لئے انہوں نے علم وشرافت کی دھجیاں بکھیریں اور دنیا کے اموال جمع کرنے کے لئے لوگوں کو خوش کیا۔

حق بات کہنے کی بجائے ایسی باتیں کیں اور ایسے مسائل لوگوں کو بتائے جن سے لوگ خوش ہوں اور مولوی حضرات کی جیبیں بھی بھر جائیں ۔

اس سلسلے میں قرآن حکیم کی دو آیتیں اور رسول اکرم ﷺ کی دو حدیثیں تحریر کرتا ہوں اگر وقت ملے تو ان کی تفسیر وتشریح کا مطالعہ ضرور کیجئے ۔

(١) اتَّخَذوا أَحبارَ‌هُم وَرُ‌هبـٰنَهُم أَر‌بابًا مِن دونِ اللَّهِ ... ٣١ ... سورة التوبة

''انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں (پیروں) کو اللہ کے سوا رب بنالیا ۔''

حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عدی بن حاتم نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول میں بھی ان لوگوں میں اسلام سے پہلے شامل رہا ہوں ۔ وہ اپنے علماء اور مذہبی پشواؤں کو رب تو نہیں مانتے ۔

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیوں نہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ جسے وہ حلال کرتے تھے تم اسے حلال سمجھ لیتے تھے۔ وہ جسے حرام ٹھہراتے تم اسے (آنکھیں بند کر کے) حرام سمجھ لیتے۔''

آج کل کے علماء سوء اور جاہل عوام کا معاملہ آپ کو اس سے مختلف نظر نہیں آئے گا۔

(۲) دوسری آیت ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَـٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ... ٣٤ ... سورة التوبة

''اے ایمان والو! بہت سے عالم اور درویش ناحق طریقے سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔''

اب اللہ کی راہ سے بظاہر تو کوئی عالم یا پیر نہیں روکتا لیکن جب لوگوں سے ناحق مال بٹورے گا سادہ لوح عوام کو توہم پرستیوں میں بتلا کر کے ان سے نذرانے وصول کرے گا تو ظاہر ہے کہ پھر وہ صحیح دین کیسے بتا سکتا ہے وہ تو خرافات و توہمات اور بدعات کے ذریعہ ہی اپنا کاروبار چلائے گا۔ ایسا شخص اپنے کاروبار کے ذریعے گویا کہ لوگوں کو اللہ کے راہ سے روک رہا ہے۔

یہ بھی علماء اور مذہبی پیشواؤں کے بارے میں ہے۔

(۳) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''اللہ کی مخلوق میں سے سب سے افضل اور اعلیٰ علماء ہیں اور سب سے برے اور شرار بھی علماء ہیں۔''

اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ علماء کے نام سے ایک ایسا گروہ ہمیشہ موجود رہے گا اور نبی کریم ﷺ نے انہیں سب سے شریر قرار دیا ہے۔

(۴) آپ ﷺ قیامت کے قریب کی علامات کا جہاں ذکر فرمایا وہاں یہ بھی فرمایا کہ:

''ایسے جاہل علماء کے روپ میں سامنے آجائیں گے جو بغیر علم کے دین کے مسائل بتائیں گے اور فتوے دیں گے۔ ''فضلوا واضلوا۔ (ترمذي مترجم ج ۲ ابواب العلم باب ما جاء في ذهاب العلم ص ۲۰٦)

''خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

ان آیات کریمہ واحادیث نبویہ سے ایسے گروہ کے بارے میں آپ کو ضروری تعارف یقیناً حاصل ہو گیا ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص435

محدث فتویٰ